طعن اوّل

جناب عائشہ کا فتویٰ کہ عثمان نعثل کو قتل کرو۔ اللہ اس کو قتل کرے

Darul Tehqeeq wa Difa-e-Sahaba

دار التحقیق و دفاع صحابہ

www.sunnilibrary.com

محقق اسلام قاطع رفض و بدعت مناظر اسلام علامہ الحاج

محمد علی نقشبندی علیہ الرحمہ

بانی جامعہ رسولیہ شیرازیہ بلال گنج لاہور

باب اوّل:

قتل عثمان غنی میں سیدہ عائشہ حضرت طلحہ اور زبیر کے ملوث ہونے کے مطاعن

طعن اوّل

جناب عائشہ کا فتویٰ کہ عثمان نعثل کو قتل کرو۔ اللہ اس کو قتل کرے

قول المقبول

ثبوت ملاحظہ ہو۔

۱ - اہل سنت کی معتبر کتاب سیرت حلبیہ ص ۳۵۶ جلد ۲ باب معجزات نبی
۲ - " " " مناقب علی ص ۱۱۷/ از محدث خوارزمی
۳ - " " " تذکرہ خواص الائمہ ص ۳۸ ذکر جمل
۴ - " " " تاریخ کامل لابن اثیر ص ۱۰۲ جلد ۳ ذکر جنگ جمل
۵ - " " " تاریخ طبری ص ۳۰۲۱ ذکر جنگ جمل
۶ - " " " تاریخ ابوالفداء ص ۱۷۲ ذکر جنگ جمل
۷ - " " " تاریخ اسدالغابہ ذکر صحر بن قیس ص ۱۴ جلد ۳

marfat.com
Marfat.com

۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب۔ الاستیعاب فی اسماء الاصحاب ذکر صحر بن قیس ص ۱۸۵/۲

۹۔ " " " الامامۃ والسیاستہ ص ذکر جمل

۱۰۔ " " " فصول المہمہ ص ۷۲ ذکر جمل

۱۱۔ " " " مطالب المسئول ص ۱۱۶ ذکر جمل

۱۲۔ " " " عقد الفرید ص ۱۱۹ جلد ۲ ذکر جمل

۱۳۔ " " " تاریخ یعقوبی ص

۱۴۔ " " " مروج الذہب ص ۹ جلد ۲ ذکر جمل

۱۵۔ " " " حبیب السیر ص ۴۷ جلد ۱ جزء ۲

۱۶۔ " " " منہاج السنۃ ص ۱۹۰ جلد ۲ ذکر فضیلت عائشہ

۱۷۔ " " " نہایۃ لابن اثیر ص ۸۰ جلد ۵ لغت نعثل

۱۸۔ " " " قاموس ص ۵۰۰ لغت نعثل مولف فیروز آبادی

۱۹۔ " " " لسان العرب ص ۶۷۰ جلد ۱۱ لغت نعثل

۲۰۔ " " " حیوۃ الحیوان ص ۳۹۵ ذکر نعثل

۲۱۔ " " " الطبقات الکبریٰ ص ۲۷ جلد ۵ ذکر مروان

۲۲۔ " " " اعثم کوفی ص ۱۵۵ ذکر وفات عثمان

۲۳۔ " " " تاریخ ابن خلدون ص ۱۵۴ ذکر جمل

۲۴۔ " " " ترمذی شریف ص ۴۳۴ تفسیر سورہ الاحقاف

۲۵۔ " " " شرح لابن ابی الحدید ص ۱۲۲ جلد ۲

۲۶۔ " " " ریاض النضرۃ ص ۸ جلد ۳ فصل ۳

۲۷۔ " " " تحفہ اثنا عشریہ ذکر مطاعن ص

۲۸۔ " " " روضۃ الصفا ذکر عثمان

marfat.com

Marfat.com

۲۹- اہل سنت کی معتبر کتاب - الانساب للبلاذری ص ۔ ذکر عثمان

۳۰- " " " تاریخ خمیس جلد ۲ ص ۔ ذکر عثمان

۳۱- " " " اتحاف الوزی باخبار ام القری ذکر سنہ ص

۱- المناقب - ۲- سیرت حلبیہ - ۳- تذکرہ کی عبارت ملاحظہ ہو

كَتَبَ اِلٰى عَائِشَةَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّكِ قَدْ خَرَجْتِ مِنْ بَيْتِكِ عَاصِيَةً لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ تَطْلُبِيْنَ اَمْرًا كَانَ عَنْكِ مَوْضُوْعًا وَتَزْعَمِيْنَ اَنَّكِ تُرِيْدِيْنَ الْاِصْلَاحَ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَخَبِّرِيْنَا مَا لِلنِّسَاءِ وَقَوْدِ الْعَسَاكِرِ وَالْاِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ وَطَلَبْتِ كَمَا زَعَمْتِ بِدَمِ عُثْمَانَ وَعُثْمَانُ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ اُمَيَّةَ وَاَنْتِ اِمْرَاَةٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمِ بْنِ مُرَّةَ وَلَقَدْ كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ بِالْاَمْسِ اُقْتُلُوْا نَعْثَلًا قَتَلَ اللّٰهُ نَعْثَلًا فَقَدْ كَفَرَ الخ۔

ترجمہ:

جنگ جمل سے پہلے جناب امیر نے عائشہ کو یہ خط لکھا۔ اما بعد! خدا اور رسول کی نافرمانی کرتے ہوئے تو گھر سے باہر نکلی ہے۔ کیا تو وہ چیز طلب کرتی ہے۔ جس کی ذمہ داری تجھ پر نہیں ہے تو اپنے گمان میں مسلمانوں میں اصلاح کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ہمیں یہ تو بتا کہ لوگوں میں اصلاح کرنا اور لشکروں کو چلانا اس امر سے عورتوں کا کیا تعلق ہے۔ تو اپنے گمان میں خونِ عثمان کا بدلہ لینا چاہتی ہے۔

marfat.com
Marfat.com

عثمان ایک مرد بنی امیہ سے تھا۔ تو ایک عورت بنو تیم بن مرہ سے ہے اور تو خود چند روز پہلے یہ کہتی تھی۔ نعثل کو قتل کرو۔ خدا اس کو قتل کرے۔ وُہ کافر ہو گیا ہے۔

نوٹ

سیرت حلبیہ میں یہ جملہ بھی خط میں موجود ہے۔ وانت بالامس تولبین علیہ و تقولین فی ملاءٍ من اصحاب رسول اللہ اقتلوا نعثلاً فقد کفر قتلہ اللہ۔ کہ تو اے عائشہ لوگوں کو عثمان کے خلاف خود بھڑکاتی تھی۔ اور اصحاب نبی کے سامنے تو خود کہتی تھی۔ کہ نعثل کو قتل کرو یہ کافر ہو گیا ہے خدا اس کو قتل کرے۔

استیعاب اور اسد الغابہ میں لکھا ہے۔ کہ ضحر بن قیس نے جناب عائشہ سے کہا تھا۔ یا ام المؤمنین تقولین فیہ و تنالین منہ۔ کہ تو خود عثمان کی برائی کرتی تھی۔ یہ اشارہ ہے فتوی کی طرف نہایۃ اور لسان العرب میں بھی لغت نعثل میں لکھا ہے۔ ومنہ حدیث عائشۃ اقتلوا نعثلاً۔ کہ فتویٰ عائشہ کا تھا۔ کہ نعثل کو قتل کرو۔ اور مراد عائشہ کی عثمان تھا۔

تاریخ کامل اور تاریخ طبری اور اتحاف الورٰی اور امامہ والسیاسہ میں لکھا ہے۔ کہ عبید بن ابی سلمہ نے جو ابن ام کلاب ہے۔ جناب عائشہ سے کہا۔ وانت امرت بقتل الامام وقلت لنا انہ قد کفر۔ تو نے ہمیں حکم دیا تھا۔ قتل عثمان کا۔ اور فرمایا تھا کہ وہ کافر ہو گیا ہے۔ پس ہم نے اس کے قتل کرنے میں تیرے فتوی کی اطاعت کی ہے۔ اور ہمارے نزدیک اصل قاتل وہ ہے۔ جس نے حکم دیا تھا۔ (قول مقبول ص ۵۳۸)

marfat.com

Marfat.com

جوابِ اوّل

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ذات گرامی پر یہ الزام دھرنا کہ انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ایسے جلیل القدر صحابی کے بارے میں فرمایا ”اس نعثل کو قتل کرو“، کسی صحیح روایت سے یہ ثابت نہیں۔ ”قول المقبول“، کے مصنف نجفی شیعی نے قارئین کو مرعوب کرنے اور اپنے کمزور استدلال میں جھوٹی قوت پیدا کرنے کے لیے تیس سے اوپر کتب کا تذکرہ کر دیا۔ اس فہرست میں کچھ تصانیف وہ بھی ہیں۔ جو نجفی کے ہم نوا، ہم پیالہ لوگوں کی ہیں۔ لیکن کس عیاری اور مکاری سے سب کے بارے میں لکھ ڈالا ”اہل سنت کی معتبر کتاب“، اس بھلے مانس سے کوئی پوچھے۔ جناب حجۃ الاسلام! مروج الذہب اور تاریخ یعقوبی کس معتبر سنی مصنف کی کتابیں ہیں؟ کاش اپنے بڑے شیخ الاسلام عباس قمی سے پوچھ لیا ہوتا۔ تو وہ ”الکتاب والکنیٰ“، کے ذریعے بول پڑتے۔ بھائی نجفی! اپنوں کو تو معاف کر دیا کرو۔ یہ ہمارے ہی ہیں۔ انہیں کتوں اور سوروں میں کیوں داخل کر رہے ہو۔؟ جو اپنوں کا نہیں بنتا۔ اور ان کا پاس نہیں رکھتا۔ اسے کسی دوسرے کی کیا پروا؟

میرے پاس مذکورہ تمام کتب تو سردست موجود نہیں۔ لیکن پھر بھی اسد الغابہ، عقد الفرید، تاریخ ابن خلدون، ریاض النضرۃ اور تاریخ خمیس ہیں۔ ان کتابوں سے میں مذکور حوالہ بہت تلاش کیا۔ لیکن مذکورہ الفاظ کسی میں بھی نہ مل سکے ”مشتے نمونہ از خروارے“، کے طور پر اگر ان میں درج شدہ حوالہ کے الفاظ مفقود ہیں تو انہی کے ساتھ دیگر مسطور کتب میں حوالہ کہاں موجود ہوگا۔ اس سے آپ اندازہ لگائیں۔ کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر الزام دھرنے میں ”حجۃ الاسلام“، نے کس ڈھٹائی اور بد فطرتی

marfat.com
Marfat.com

کا مظاہرہ کیا۔ عام آدمی پر الزام دھرنا بھی معیوب ہے لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مقدسہ پر یہ جرأت اور بے باکی بس انہی کے ہم مشرب "مومنوں" کو نصیب ہو۔ ان کتب میں سے کسی ایک میں بجز ابن جریر طبری کے اس حوالہ روایت کی سند موجود نہیں۔ روایت مذکورہ کی سند کے رجال ایسے ہیں۔ کہ شیعہ سنی دونوں کے اسمائے رجال کے مصنفین نے ان میں سے کسی کا حال نہ لکھا۔ جس روایت کا ایک راوی مجہول الحال ہو۔ بقول نجفی وہ قابل قبول نہیں۔ اور جس کا ایک بھی معلوم الحال نہ ہو۔ وہ اس کے نزدیک زوجۂ رسول کریم پر الزام دھرنے کے لیے کافی۔ کور باطنی ہی نہیں۔ بلکہ کوڑھ باطنی اس سے بڑھ کر کیا ہو گی کہ روایت ایسی کہ آپ اگر چاہیں کہ اس کے آخری راوی کا نام لے کر اس کو بیان کر سکیں۔ تو ایسا نہیں کر سکیں گے۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے۔ کہ یہ روایت حضرت علی المرتضیٰ کی ہے۔ یہ حضرت ابن عباس کی ہے۔ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی۔

دیئے گئے حوالہ جات میں مذکورہ روایت کی سند

تاریخ طبری:

کتب الی علی بن احمد بن الحسن العجلی ان الحسین بن نصر العطار قال حدثنا ابی نصر بن مزاحم العطار قال حدثنا سیف بن عمر عن محمد بن نویرہ و طلحۃ بن الاعلم الحنفی قال وحدثنا عمر بن سعد عن اسد بن عبد اللہ عمن ادرک من اھل العلم ان عائشۃ الخ

(تاریخ طبری جلد ۲ جزء ۵ ص ۱۷۱ مطبوعہ بیروت)

marfat.com
Marfat.com

ترجمہ: ابن جریر طبری نے احمد بن حسن عجلی کی تحریر سے اس روایت کا تعلق حسین بن نصر عطار کے واسطے سے "ابونصر بن مزاحم" کو لکھا ہے۔ پوری روایت میں یہ ایک ایسا راوی ہے۔ جس کے بارے میں کتب اسماء رجال میں کچھ حالات ملتے ہیں۔ جن کا ہم کچھ دیر بعد تذکرہ کریں گے۔ "ابونصر بن مزاحم" نے اِدھر اُدھر سے سند اس کی ان الفاظ پر ختم کی۔ عَنْ مَنْ اَدْرَكَ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ۔ کسی اہل علم نے یہ روایت بیان کی۔ یہ اہل علم راوی کون ہے؟ کیا نام ہے ان کا؟ کہاں کے رہنے والے تھے؟ روایت میں ان کا کیا مرتبہ و مقام ہے؟ کن سے علم حدیث پڑھا؟ تابعی ہیں یا تبع تابعین میں سے؟ کچھ تو بتلاؤ۔ آخر اس روایت کو استدلال کے لیے منتخب کیا گیا۔ اور "حجۃ الاسلام" نے اسے حجت بنانے کی سر توڑ کوشش کی۔

ع

کند ہم جنس باہم جنس پرواز۔ کبوتر با کبوتر باز با باز

جیسا "حجۃ الاسلام" ویسی حجت۔ اب آئیے۔ اس میں موجود راوی "نصر بن مزاحم" کی سیرت اور مسلک ملاحظہ کریں۔ تاکہ بات کھل کر سامنے آ جائے۔

نصر بن مزاحم کی سیرت و کردار

تنقیح المقال:-

نصر بن مزاحم بن یسار المنقری العطار ابوالمفضل
............وقال النجاشی نصر بن مزاحم المنقری،

marfat.com
Marfat.com

العطار ابو المفضل كوفي مُسْتَقِيْمُ الطَّرِيْقَةِ صَالِحُ
الْاَمْرِ غَيْرُ اَنَّهُ يَرْوِيْ عَنِ الضُّعَفَاءِ كُتُبُهُ حِسَانٌ
مِنْهَا كِتَابُ الْجَمَلِ .... وَفِي الْوَجِيْزَةِ وَالْبُلْغَةِ
اَنَّهُ مَمْدُوْحٌ وَعَدَّهُ فِي الْحَاوِيْ فِيْ فَصْلِ الْحِسَانِ
وَهُوَ فِيْ مَحَلِّهِ لِاَنَّهُ اِمَامِيٌّ بِلَا شُبْهَةٍ كَمَا يَكْشِفُ
عَنْهُ شَهَادَةُ النَّجَاشِيْ وَمَنْ تَبِعَهُ بِاَنَّهُ مُسْتَقِيْمُ
الطَّرِيْقَةِ صَالِحُ الْاَمْرِ مَمْدُوْحٌ وَيُقَوِّيْ كَوْنَهُ شِيْعِيًّا
مَا رَوَاهُ فِيْ مَحْكِيِّ بَصَائِرِ الدَّرَجَاتِ عَنْهُ عَنْ عَمْرِو
بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الْبَاقِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ اللّٰه
اَخَذَ مِيْثَاقَ شِيْعَتِنَا مِنْ صُلْبِ آدَمَ فَنَعْرِفُ بِذَالِكَ
الْمُحِبَّ وَاِنْ اَظْهَرَ خِلَافَهُ وَلِبُغْضِ الْمُبْغِضِ وَاِنْ اَظْهَرَ
حُبَّنَا اَهْلَ الْبَيْتِ۔

(تنقیح المقال جلد ۳ ص ۲۷۰ باب نصر
اخذہ مطبوعہ تہران طبع جدید)

ترجمہ:

نصر بن مزاحم بن یسار منقری عطار ابو المفضل کے متعلق ''نجاشی''
نے کہا۔ یہ شخص سیدھے راستہ پر چلنے والا اور اعمال کا اچھا تھا۔
ہاں اتنی بات ہے۔ کہ روایت اس کی ضعیف راویوں سے ہے
اور اس کی تمام تصانیف بہت اچھے مضامین والی ہیں۔ ان میں
سے ایک نام ''کتاب الجمل'' بھی ہے۔ وجیزہ اور بلغہ میں اس
کے متعلق تحریر ہے۔ کہ یہ شخص تعریف کے لائق تھا۔ ''الحاوی''

marfat.com
Marfat.com

نے اس کا شمار حسان (خوب آدمی) میں کیا ہے۔ اور اس کا یہ کہنا بالکل بجا ہے۔ کیونکہ یہ بلاشبہ "امامی شیعہ" تھا۔ نجاشی اور اس کے پیروؤں کی اس بارے میں شہادت موجود ہے۔ کیونکہ انہوں نے اسے مستقیم الطریقہ، صالح الامر اور ممدوح کہا ہے۔ اس کے شیعہ ہونے کی تقویت اس کلامی روایت سے ملتی ہے۔ جو اس نے "محکی بصائر الدرجات" میں ذکر کی۔ روایت مذکورہ میں بواسطہ عمرو بن شمر عن جابر حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ سے یہ کہا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہم شیعہ کا میثاق آدم کی پشت میں ہی سے لیا تھا" اس میثاق کی وجہ سے ہم اہلبیت سے محبت رکھنے والے کو جان جاتے ہیں۔ اگرچہ اس کا ظاہر اس محبت کے خلاف نظر آتا ہو۔ اور کینہ پرور کے بغض و عداوت کا ہمیں علم ہو جاتا ہے۔ اگرچہ وہ اہل بیت سے بظاہر محبت کا دم بھرتا ہو۔

marfat.com
Marfat.com

میزان الاعتدال:

نصر بن مزاحم الکوفی عن قیس بن الربیع و طبقتہ رافضی جلد ترکوہ مات سنۃ اثنتی عشرۃ ومائتین حدث عنہ نوح بن حبیب و ابو سعید الاشج وجماعۃ قال العقیلی شیعی فی حدیثہ اضطراب وخطاء کثیر وقال ابو خیثمۃ کان کذابا وقال ابو حاتم واھی الحدیث متروک وقال الدار قطنی ضعیف۔

(۱۔ میزان الاعتدال جلد ۳ ص ۲۳۲
حرف النون مطبوعہ مصر قدیم)
(۲۔ لسان المیزان جلد ۶ ص ۱۵۷
مطبوعہ بیروت طبع جدید)

ترجمہ:

نصر بن مزاحم الکوفی، قیس بن ربیع اور اس کے طبقہ کے لوگوں سے روایت کرتا ہے۔ مذہب کے اعتبار سے رافضی ہے۔ کسی جرم کی پاداش میں اس کو کوڑے لگائے گئے۔ محدثین نے اس کی روایت کو ترک کیا ہے۔ اور دو سو بارہ ہجری میں فوت ہوا۔ اس سے نوح بن حبیب ابوسعید اشج اور بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔ عقیلی نے اسے شیعی کہا ہے اور اس کی روایت میں اضطراب اور بہت زیادہ خطا کا قول کیا ہے۔ ابو خیثمہ کا کہنا ہے۔ کہ نصر مذکور پرلے درجے کا جھوٹا تھا۔ ابو حاتم نے اسے فضول روایات والا کہا۔ اور اس کو روایت میں

marfat.com
Marfat.com

چھوڑ دیا گیا۔ دار قطنی نے بھی اسے ضعیف راوی کہا۔

قارئین کرام! روایت مذکورہ میں سے دے کے صرف نصر بن مزاحم کوفی سند میں مذکور تھا۔ کہ جس کا تذکرہ کتب شیعہ اور سنی دونوں میں ملتا ہے۔ ہم نے دونوں کی کتب سے اس کی حالت بیان کر دی ہے۔ آپ اندازہ فرمائیں۔ کہ رافضی، شیعی اور کذاب کے حوالہ سے نجفی شیعی نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر بہتان والزام لگایا۔ آخر ایسے شخص سے اس کے سوا اور توقع کیا ہو سکتی تھی حقیقت یہ بھی نظر آتی ہے۔ کہ روایت مذکورہ "موضوع" ہے۔ لہٰذا اہلسنت کے خلاف یہ حجت بننے کی قطعاً صلاحیت نہیں رکھتی۔

جواب دوم

روایت مذکورہ کے حوالہ جات میں سے ایک کتاب "الفتوح" بھی ہے جو اعثم کوفی کی تصنیف ہے۔ اس میں روایت کے ساتھ اس کا جواب بھی تحریر ہے۔ ملاحظہ ہو۔

کتاب الفتوح:

اَلَمْ تَكُوْنِيْ تُحَرِّضِيْنَ النَّاسَ عَلٰى قَتْلِهٖ ثُمَّ اِتَّكِ اَظْهَرْتِ عَيْبَهٗ وَ قُلْتِ اُقْتُلُوا نعثلا فقد كفر فقالت عائشه له قد قلت ذالك وقالوا اثم رجعت عما قلت لما عرفت خبره من اوله و ذالك انكم استتبتموه حتى اذا جعلتموه كالفضة البيضاء قتلتموه

(کتاب الفتوح جلد ۲ ص ۲۴۹ طبع دکن حیدر آباد)

marfat.com
Marfat.com

ترجمہ:

کیا تم لوگوں کو حضرت عثمان کے قتل پر برانگیختہ نہیں کرتی رہیں۔ پھر آپ نے اُن کے عیب ظاہر کیے۔ اور کہا۔ کہ نعثل کو قتل کر دو۔ یہ کافر ہو گیا ہے۔ یہ سُن کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواباً فرمایا۔ میں نے ایسا کہا تھا۔ اور دوسرے لوگوں نے بھی کچھ ایسی ہی باتیں کہی تھیں۔ پھر میں نے اپنی باتوں سے رجوع کر لیا تھا۔ کیونکہ مجھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بات مکمل طور پر معلوم ہو چکی تھی۔ اور ان کے خون کا مطالبہ کروں گی۔ کیونکہ تم نے پہلے اُن سے توبہ کا مطالبہ کیا۔ یہاں تک کہ تم نے اُن کو سفید چاندی کی مانند کر دیا۔ پھر شہید کر ڈالا۔

اعثم کوفی کی تصنیف کتاب الفتوح کی عبارت آپ نے ملاحظہ فرمائی۔ مزے کی بات یہ ہے۔ کہ یہ مصنف سُنی نہیں۔ اس لیے اس کے جواب کو در خور اعتناء نہ سمجھا جائے بلکہ "میزان الاعتدال" کے حوالہ سے یہ شیعی ہے

میزان الاعتدال:

احمد بن اعثم الکوفی الاخباری المورخ قال یاقوت شیعیا۔

(میزان الاعتدال جلد اول صفحہ نمبر ۱۳۸ حرف الالف مطبوعہ بیروت جدید)

ترجمہ:

احمد بن اعثم الکوفی اِدھر اُدھر کی خبریں بیان کرنے والا ایک تاریخ دان ہے۔ اور بقول یاقوت، یہ "شیعی" ہے۔

دیانت داری کا تقاضا یہ تھا۔ کہ کتب حوالہ جات میں اعثم کوفی کی کتاب کا ذکر

marfat.com
Marfat.com

نہ کیا جاتا۔ کیونکہ شیعہ ہونے کی وجہ سے نجفی کا ہم نوا ہے۔ اہل سنت کے لیے اس کا حوالہ بے کار ہے۔ بلکہ اس حوالہ کے ذریعہ تو نجفی نے اپنے سر پر خاک ڈال لی۔ اس کے ہم مسلک گستاخِ ام المومنین نفس گستاخی اور طعن کا جواب بھی ذکر کر دیا۔ اور مائی صاحبہ رضی اللہ عنہا کا اپنے پہلے قول سے رجوع ثابت کر دیا۔ اور اس کا سبب بھی بیان کر دیا۔ کہ لوگوں نے خواہ مخواہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر کنبہ پروری کا الزام لگایا۔ تحقیق کرنے پر حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کو معلوم ہوا۔ کہ یہ سب کچھ غلط ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تو ان الزامات سے چاندی کی طرح صاف اور بری ہیں۔ لہٰذا آپ نے ان کے قتل کا بدلہ لینے کا مطالبہ کیا۔

خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں اقتلوا نعثلا کے الفاظ بروایتِ صحیحہ ثابت ہی نہیں۔ اور اگر بالفرض اسے تسلیم کر لیا جائے۔ کہ انہوں نے یہ الفاظ کہے۔ تو پھر اس غلطی سے کہے گئے الفاظ سے رجوع بھی تو ثابت ہے لوگوں نے بے پر کی بات اڑائی۔ اور مائی صاحبہ رضی اللہ عنہا بھی دھوکہ کھا گئیں۔ لیکن بعد از تحقیق معلوم ہوا۔ کہ حضرت عثمان ان الزامات سے بری الذمہ ہیں۔ تو آپ نے رجوع کر لیا۔ نجفی شیعی کو اس جرأت پر توبہ کرنی چاہیے۔ جب قائل اپنے قول سے رجوع کر چکا ہے۔ تو پھر اس پر الزام کیونکر دھرا جا سکتا ہے۔ بعد از رجوع، رجوع سے قبل کی بات قابلِ استدلال اور حجت نہیں ہو سکتی۔

جوابِ سوم

درج شدہ الزام کے ثبوت میں نجفی شیعی نے تقریباً تیس کتب کے حوالہ جات درج کر دیئے۔ ان میں سے بعض کتابوں میں تو الفاظ مذکورہ کا ذکر تک نہیں۔ اور کچھ دوسری بعض میں تقتولین ماتقتولین کے الفاظ ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

لیکن اقتلوا نعثلا فقد کفر کے الفاظ نہ دارد۔ اور جن میں یہ الفاظ موجود ہیں ان میں ماسوائے طبری کے کسی میں سند کا ذکر تک نہیں۔ اور طبری میں موجود سند کے راوی ناقابل اعتبار ہیں۔ حوالہ کے لیے درج شدہ کتابوں میں سے ایک کتاب "تاریخ خمیس" بھی ہے۔ اور ایک اور "ریاض النضرۃ" بھی ہے۔ ان دونوں میں اقتلوا نعثلا کے الفاظ بالکل موجود نہیں۔ بلکہ ان میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالہ سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شان ان الفاظ سے بیان کی گئی۔

تاریخ خمیس:

وعن عائشة رضي الله عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لعثمان لعلّ الله يقمصك قميصا فان ارادوك على خلعه فلا تخلع لهم وعن عائشة قالت قال رسول صلى الله عليه وسلم ادع لي بعض اصحابي قلت ابا بكر قال لا فقلت عمر فقال لا فقلت ابن عمك فقال لا فقلت له عثمان قال نعم فلما جاء قال لي بيده فَتَنَحَّيتُ فجعل رسول الله صلّى الله عليه وسلم يساره ولون عثمان يتغير فلما كان يوم الدار وحصر قيل الا تقاتل قال لا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عهد الى عهداً وانا صابر نفسي عليه۔

(تاریخ خمیس جلد ۲ ص ۲۶۴ مطبوعہ بیروت طبع جدید)

ترجمہ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com
Marfat.com

نے ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ شاید تمہیں اللہ تعالیٰ قمیص (خلافت) پہنائے۔ پھر اگر لوگ تمہیں اس قمیص کے اتارنے پر مجبور کریں۔ تو ان کے کہنے پر مت اتارنا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی مروی ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا۔ کہ میرے کسی صحابی کو بلاؤ۔ میں نے عرض کیا۔ ابوبکر کو فرمایا۔ نہیں۔ عرض کیا عمر کو فرمایا نہیں عرض کیا آپ کے چچا زاد بھائی (علی ابن ابی طالب) کو فرمایا نہیں عرض کیا عثمان کو فرمایا۔ ہاں۔ جب حضرت عثمان آگئے۔ تو آپ نے مجھے ہاتھ سے ایک طرف پردہ میں ہو جانے کا اشارہ فرمایا۔ میں ایک طرف ہو گئی۔ ادھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم جناب عثمان سے سرگوشی میں مشغول ہو گئے دوران گفتگو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا رنگ متغیر ہو رہا تھا۔ پھر جب آپ کے گھر کا محاصرہ کا دن آیا۔ تو لوگوں نے کہا۔ آپ مقابلہ کیوں نہیں کرتے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عہد لیا تھا۔ میں اسی کے مطابق اپنے نفس پر صبر اختیار کر رہا ہوں۔

الریاض النضرة

وفی روایة انها قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا عثمان ان ولاک اللہ تعالیٰ ھذا الامر یوما فارادک المنافقون علی ان تخلع قمیصک الذی قمصک اللہ فلا تخلعہ یقول ذالک ثلاث مرات قال النعمان بن بشیر فقلت لعائشة ثم ذکرمعنی ما تقدم اخرجہ ابو الخیر القزوینی الحاکمی وفی روایة عن

marfat.com
Marfat.com

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَا عُثْمَانُ اِنْ كَسَاكَ اللّٰهُ قَمِيْصًا فَاَرَادُوْكَ عَلٰى خَلْعِهٖ فَلَا تَخْلَعْهُ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَئِنْ خَلَعْتَهُ لَا تَرَى الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ۔

(الریاض النضرۃ جلد ۲ ص ۱۴۔۱۵ مطبوعہ

بیروت طبع جدید)

ترجمہ:۔

ایک روایت کے مطابق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان سے فرمایا۔ اے عثمان! اگر اللہ تعالیٰ تجھے اس کام (خلافت) کی ولایت عطا فرمائے۔ پھر منافقین اس سے ہٹانے کی کوشش کریں۔ تو وہ قمیص (خلافت) جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں پہنائی۔ اُسے ہرگز نہ اتارنا۔ آپ نے یہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔ نعمان بن بشیر کہتے ہیں۔ کہ میں نے سیدہ عائشہ سے عرض کیا۔ پھر جو بیان ہو چکا۔ وہ کہا گیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت میں یہ موجود ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان سے فرمایا۔ اے عثمان! اگر تجھے اللہ تعالیٰ قمیص (خلافت) پہنا دے اور پھر لوگ اس کے اتارنے پہ مجبور کر دیں۔ تو ہرگز نہ اتارنا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر تو نے اُس قمیص کو اتار پھینکا۔ تو تو جنت کو نہ دیکھ سکے گا۔ یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے گزر نہ جائے۔

marfat.com
Marfat.com

تبصرہ:

تاریخ خمیس اور الریاض النضرہ کی عبارت بمع ترجمہ آپ ملاحظہ کر چکے ہیں۔ تاریخ خمیس میں اقتلوا نعثلا کے الفاظ سرے سے مفقود اور الریاض النضرۃ میں ان کا تذکرہ موجود ہے لیکن وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے الفاظ کے طور پر نہیں بلکہ وہ لوگوں کے عثمان غنی کو کہے گئے الفاظ کی نقل ہے یعنی کچھ لوگ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو نعثل (لمبی داڑھی والا) کہتے تھے۔ لوگوں کا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو یہ گستاخانہ الفاظ کہنا اس سے یہ کہاں ثابت ہو گیا۔ کہ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عثمان کو ان الفاظ سے مخاطب کیا۔ یا لوگوں کو حضرت عثمان کے بارے میں یہ الفاظ کہہ کر قتل پر ابھارا۔ بددیانتی کی انتہا ہے۔ کہ گستاخانہ لفظ تو لوگ کہیں۔ اور نجفی شیعی اس کی نسبت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی طرف کر رہا ہے۔ اسی پر آپ قیاس کریں۔ کہ تیس کتابوں کا نام کس لیے لیا گیا۔

عقل کے اندھے کو یہ نہ سوجھا۔ کہ بے سر و پا روایت ایک طرف اور انہی ام المومنین رضی اللہ عنہا سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں باسند روایت دوسری طرف کہ جس میں حضرت عثمان غنی کی فضیلت کا تذکرہ موجود ہے۔ مائی صاحبہ رضی اللہ عنہا کو (باعتبار روایت) اس بات کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے علم تھا۔ کہ حضرت عثمان کو اللہ تعالیٰ خلیفہ بنائے گا۔ اور منافق اس کی شدید مخالفت کریں گے۔ اور مائی صاحبہ رضی اللہ عنہا کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی پیش نظر تھا۔ کہ اے عثمان! خلافت سے دستبرداری ہرگز نہ کرنا ورنہ جنت میں داخلہ سے محروم ہو جاؤ گے۔ گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو اس امر کی تعلیم دے رہے تھے۔ کہ شہادت مل جائے۔ تو تمہارے حق میں یہ بہتر ہے۔ ان باتوں کا علم ہوتے

marfat.com
Marfat.com

ہوئے پھر انہی مائی صاحبہ رضی اللہ عنہا کے متعلق یہ کہنا کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے پر لوگوں کو اکسایا۔ اور "اقتلوا نعثلا فقد کفر" کے الفاظ کہے کس طرح عقل باور کر سکتی ہے؟

خلاصہ یہ کہ روایت مذکورہ بے سند اور بے اصل ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں مائی صاحبہ رضی اللہ عنہا سے باسند اور صحیح احادیث ایسی ہیں۔ کہ جو اس کی معارض ہیں۔ تو نجفی کے بقول ان حالات میں قابل قبول وہ روایت ہوگی۔ جو باسند اور صحیح ہو۔ لیکن کیا کریں۔ عقل کا دشمن اپنی بات پر بھی یقین نہیں رکھتا۔ دوسروں کی بات کب درست مانے گا۔

(فاعتبروا یا اولی الابصار)

جواب چہارم

"ایک مسند مرفوع اور صحیح حدیث سے مذکورہ طعن کی تردید"

طبقات ابن سعد:

قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرُ قَالَ اَخْبَرَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حِيْنَ قُتِلَ عُثْمَانَ تَرَكْتُمُوْهُ كَالثَّوْبِ النَّقِيِّ مِنَ الدَّنَسِ ثُمَّ قَرَّبْتُمُوْهُ تَذْبَحُوْنَهُ كَمَا يُذْبَحُ الْكَبْشُ هَلَّا كَانَ هٰذَا قَبْلَ هٰذَا فَقَالَ لَهَا مَسْرُوْقٌ هٰذَا عَمَلُكِ

marfat.com
Marfat.com

اَنْتِ کَتَبْتِ اِلَی النَّاسِ تَاْمُرِیْنَھُمْ بِالْخُرُوْجِ اِلَیْہِ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ لَا وَالَّذِیْ اٰمَنَ بِہِ الْمُؤْمِنُوْنَ وَکَفَرَ بِہِ الْکَافِرُوْنَ مَا کَتَبْتُ اِلَیْھِمْ بِسَوْدَاءَ فِیْ بَیْضَاءَ حَتّٰی جَلَسْتُ مَجْلِسِیْ ھٰذَا قَالَ الْاَعْمَشُ فَکَانُوْا یَرَوْنَ اَنَّہٗ کُتِبَ عَلٰی لِسَانِھَا۔

(طبقات ابن سعد جلد ۳ ص ۸۲ تذکرہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ مطبوعہ بیروت)

ترجمہ:۔

ابن سعد نے کہا۔ کہ ہمیں ابو معاویہ ضریر نے خبر دی۔ انہوں نے کہا ہمیں اعمش نے خیثمہ سے اور انہوں نے مسروق عن عائشہ رضی اللہ عنہا سے خبر دی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے شہادت عثمان کے وقت فرمایا تم لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو الزامات سے اس طرح بری پایا۔ جس طرح صاف ستھرا کپڑا میل سے دُور ہوتا ہے۔ پھر تم نے قریب قریب انہیں اس طرح ذبح کیا۔ جس طرح مینڈھا کو ذبح کیا جاتا ہے۔ کیا وہ اس سے قبل ایسا نہ ہوتا تھا۔ یہ سُن کر مسروق نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا۔ آپ کا کام تو یہ ہے۔ کہ آپنے لوگوں کی طرف اپنا یہ پیغام لکھوایا۔ جس میں انہیں حضرت عثمان کے خلاف بغاوت کرنے کا آپ نے حکم دیا تھا؟ مسروق کہتے ہیں۔ کہ میری یہ بات سن کر مائی صاحبہ نے فرمایا۔ خدا کی قسم! جس پر مومن ایمان لائے اور جس کا کافروں نے انکار کیا۔ میں نے لوگوں کی طرف سفید کاغذ پر کوئی ایک حرف بھی لکھا اس وقت تک کہ میں اس مجلس میں تمہارے سامنے بیٹھی ہوں۔ اعمش

marfat.com
Marfat.com

کہتے ہیں۔ لوگوں کا یہ خیال تھا۔ کہ کچھ شرارت پسندوں نے خود لکھ کر مائی صاحبہ رضی اللہ عنہا کی طرف منسوب کر دیا۔

حدیث مذکور کے راویوں کے حالات

۱۔ مسروق بن الاجدع

تہذیب التہذیب:

مسروق بن الاجدع .... قال عثمان الدارمی قلت لابن معين مسروق عن عائشة احب اليك او عروة فلم يخير و قال العجلى كوفى تابعى ثقة .... و قال ابن سعد كان ثقة و له احاديث صالحة مات سنة ثلاث و ستين و فيها ارخه غير واحد .... قلت مناقبه كثيرة۔

(تہذیب التہذیب لابن حجر العسقلانی جلد نمبر ۱۰ صفحہ نمبر ۱۰۹ تا ۱۱۱ حرف المیم مطبوعہ بیروت طبع جدید)

ترجمہ:

مسروق بن اجدع .... عثمان دارمی نے کہا۔ میں نے ابن معین سے پوچھا۔ آپ کے نزدیک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

marfat.com
Marfat.com

کرنے کے اعتبار سے جناب عروہ یا مسروق کون بہتر ہے۔ تو انہوں نے کسی کو ترجیح نہ دی۔ عجلی کا کہنا ہے۔ کہ مسروق کوفہ کے رہنے والے ثقہ تابعی ہیں۔ ابن سعد کا کہنا ہے۔ کہ مسروق ثقہ ہیں۔ اور ان کی احادیث درست ہیں ۶۳ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ بہت سے مؤرخین نے ان کی تاریخ وفات یہی لکھی ہے۔ میں (ابن حجر عسقلانی) کہتا ہوں کہ ان کے مناقب بکثرت ہیں۔

۲۔ خیثمہ بن عبد الرحمٰن

تہذیب التہذیب:

خیثمہ بن عبد الرحمن بن ابی سبرہ ....

قَالَ ابْنُ مَعِيْنٍ وَالنِّسَائِيُّ ثِقَةٌ وَقَالَ العَجَلِيُّ كُوْفِيٌّ تَابِعِيٌّ ثِقَةٌ وَكَانَ رَجُلاً صَالِحًا سَخِيًّا وَلَمْ يَخْرُجْ مِنْ فِتْنَةِ ابْنِ الاَشْعَثِ اِلاَّ هُوَ وَابْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ۔

(تہذیب التہذیب جلد ۳ ص ۱۷۸، ۱۷۹ حرف الخاء مطبوعہ بیروت طبع جدید)

ترجمہ:

ابن معین اور نسائی نے جناب خیثمہ کو ثقہ کہا۔ اور عجلی کا کہنا ہے۔ کہ یہ کوفی تابعی اور ثقہ تھے۔ اور ایک بزرگ و سخی تھے۔ ابن اشعث کے فتنہ میں یہ (خیثمہ) اور ابراہیم نخعی ہی بچے تھے۔

marfat.com
Marfat.com

۳ - اعمش

تہذیب التہذیب:

قال ابو بکر بن عیاش عن مغیرۃ لما مات ابراهیم اِختلفنا اِلی الاعمش فِی الفرائض وقال ھشیم ما رأیت بالکوفۃ احداً اقرأ لکتاب اللہ منہ وقال ابن عیینۃ سبق الاعمش اصحابہ باربع کان اقرأھم للقرآن واحفظھم للحدیث واعلمھم بالفرائض ...... وقال شعبۃ ما شفانی احدٌ فی الحدیث ما شفانی الاعمش ...... وقال ابن عمار لیس فی المحدثین اثبت من الاعمش۔

(تہذیب التہذیب جلد ۴ ص ۲۲۳-۲۲۲
مطبوعہ بیروت طبع جدید)

ترجمہ:-

ابو بکر بن عیاش نے مغیرہ سے بیان کیا۔ کہ جب ابراہیم کا انتقال ہوا۔ تو میراث کے مسائل دریافت کرنے کے لیے ہم جناب اعمش کے پاس جایا کرتے تھے۔ ہشیم کا کہنا ہے۔ کہ میں نے کوفہ میں اعمش سے بڑھ کر کسی کو کتاب اللہ کا قاری نہ پایا۔ ابن عیینہ کہا کرتے تھے۔ کہ جناب اعمش چار باتوں میں اپنے ہم عصروں پر سبقت لے گئے، قرآن کے قاری ہوتے، حدیث کے حافظ ہونے اور علم میراث کا عالم ہونے میں .... شعبہ کہتے ہیں۔ کہ فن حدیث میں جو شفا مجھے اعمش

marfat.com
Marfat.com

سے نے دی وہ کسی دوسرے محدث سے نہ لی تھی .... ابن عمار کا
قول ہے کہ اعمش سے بڑھ کر محدثین کرام میں کوئی بھی مضبوط نہیں۔

۴۔ ابومعاویۃ ضریر

میزان الاعتدال:

اَبُوْمُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرُ اَحَدُ الْاَئِمَّةِ الْاَعْلَامِ الثِّقَاتِ لَمْ يَتَعَرَّضْ اِلَيْهِ اَحَدٌ غَيْرُ اِبْنِ خَرَاشٍ فَقَالَ هُوَ فِي الْاَعْمَشِ ثِقَةٌ۔

(میزان الاعتدال جلد ۴ ص ۳۸۲ باب الکنیٰ
مطبوعہ مصر طبع قدیم)

ترجمہ:-
ابو معاویہ ضریر مشاہیر ائمہ میں سے ایک تھے۔ اور ثقہ بھی تھے۔ ابن خراش کے سوا کسی نے ان پر اعتراض نہیں کیا۔ لیکن اس کے باوجود ابن خراش نے یہ کہا۔ کہ ابو معاویہ جب اعمش سے روایت کرے تو ثقہ ہے۔

لمحۂ فکریہ:

نجفی کی ذکر کردہ روایت آپ حضرات نے ملاحظہ کی جس کی اول تو سند ہے ہی نہیں۔ اور اگر کہیں ملی بھی تو اس کے راوی ناقابل اعتبار۔ اس کے خلاف طبقات ابن سعد سے جو روایت ہم نے ذکر کی۔
اس کے راویوں کے حالات آپ نے کتب اسماء رجال سے ملاحظہ کیے۔

marfat.com
Marfat.com

ں روایت کی سند موجود ہے یہ مرفوع ہوتے ہوئے درجۂ صحت کی حامل ہے۔ اس میں مائی صاحبہ رضی اللہ عنہا نے حلفیہ اس امر کی تردید فرمائی۔ کہ میں نے لوگوں کو حضرت عثمان کے قتل پر برانگیختہ کیا تھا۔ بلکہ آپ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی طرف داری کرتے ہوئے الزامات سے انہیں سفید کپڑے کی طرح پاک قرار دیا۔ اب ان دونوں روایتوں کا تقابل کریں۔ تو آپ یقیناً یہی فیصلہ کر پائیں گے کہ نجفی کی طرح اس کی پیش کردہ روایت بے سند اور بے اصل ہے۔ اسے محض عداوت اور کینہ کے پیش نظر طعن کے طور پر درج کیا گیا۔ ورنہ مسند، مرفوع اور صحیح روایت کے مقابل وہ نہیں آسکتی۔

چیلنج

میں نجفی اور اس کے تمام ہم نواؤں کو دعوت دیتا ہوں۔ کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر لگائے گئے طعن کے سلسلہ میں روایت مذکورہ کی مسند، مرفوع اور صحیح چاہے خبر واحد ہی ہو۔ پیش کر دو۔ تو بیس ہزار روپیہ نقد انعام پاؤ

marfat.com
Marfat.com

سُنی
لائبریری
SUNNI 313
WWW.SUNNILIBRARY.COM
دفاع اہلسنت و رد رافضیت